جلد ۵۳/۱۸ | ۱۵ وفا ۱۳۴۳ ہش ۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۱۵ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۶۴


ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# آنحضرتؐ پر جو روح القدس کی تجلّی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلّی سے بڑھ کر ہے

## آپؐ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے روح القدس بھی انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا

(۱) "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل میں ظاہر ہوا اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ تو روح القدس بھی آپؐ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی تھی۔ جس نے زمین سے لیکر آسمان کا افق بھر دیا تھا۔ اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۴)

(۲) "ہمارے نبی صلعم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔" (ایضاً صفحہ ۵۵)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو نقرس کی تکلیف میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً کمی رہی۔ اور بے چینی میں بھی کمی رہی۔ البتہ ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

حضور نے کل چوہدری محمد شریف صاحب کو جو گیمبیا مغربی افریقہ میں تین سال فریضہ تبلیغ ادا کر کے آئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ چار احباب کو شرف زیارت بخشا۔ — احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## "ایک ہزار یا اس سے زائد"

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

وقف جدید کو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے، جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ چندہ دینے کی استطاعت رکھتے ہوں اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دلوں کو اس نیکی پر آمادہ فرما دے۔ اور اس کا شاندار اجر عطا فرما دے آمین

اس وقت ہمارے ۸۸ فیصد چندہ دہندگان اوسطاً چار روپے کے لگ بھگ سالانہ چندہ ادا کر رہے ہیں۔ وسیع پیمانہ پر اس غریب اکثریت کو چندہ بڑھانے پر آمادہ کرنا نہ صرف وقت طلب ہے بلکہ بہت زیادہ خرچ کو چاہتا ہے جس کے مقابل پر کچھ زیادہ آمد بڑھنے کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ پس اس کا ایک ہی حل ہے کہ وہ خوش قسمت جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائی ہیں اظہار تشکر کے طور پر اس کے کئے ہوئے فضلوں کے شایان شان قربانی دیں۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں کوئی گھاٹا نہیں

### درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

لائل پور سے مکرم عبدالسمیع صاحب قمر نے نادار مریضوں کے علاج کے لئے مبلغ ۵۰ روپے بھجوائے ہیں اور لکھا ہے کہ ان کی بچی عزیزہ سلمیٰ بیمار رہتی ہے۔ اس کے لئے وہ احباب کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز مکرم بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب بھی علیل ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص دعا کی درخواست ہے۔

## ایامِ ابتلاء

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ —

یہ دن ہمارے لئے بڑے ہی غم اور ابتلا کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا۔ پس جہاں مرکزی ادارے اپنی بساط کے موافق تدبیریں لگے ہوئے ہیں اور پوری کوشش ہو رہی ہے کہ خدا فضل کرے تو غموں کے یہ بادل جلد تر چھٹ جائیں۔ وہاں جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ پورے انہماک اور تضرع اور خشوع سے اپنے رب کے حضور جھکے! اور اپنی کمزوری۔ کم مائیگی اور قلت تعداد کا اقرار کرتے ہوئے اس قادر و توانا سے عاجزانہ دعا کرے کہ وہ ہمارا رب ہمارا پیارا آقا ایسے سامان پیدا کرے کہ ہمارے یہ غم دور ہوں جنہوں نے ہمارے سارے وجود کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ اور وہ دن جلد چڑھے جو ہمارے لئے عید کا دن ہو۔ اللّٰھم آمین

## اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۴ جولائی۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ سارے جسم پر گرمی دانے نکل آنے کی وجہ سے ہر وقت بے چینی کی سی کیفیت رہتی ہے۔ اس وجہ سے کئی روز سے احباب کے خطوط کے جواب نہیں دے سکے۔ احباب کی خدمت میں حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ جزائر فجی کے پاؤں میں کیل لگ جانے کی وجہ سے زخم آگیا ہے۔ جس کی بہت تکلیف ہے۔ کیل کافی اندر چلا گیا تھا اور پرانا اور زنگ آلود ہونے کی وجہ سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوا۔ وہاں کی آب و ہوا کی وجہ سے زخم میں بہت جلد پیپ پڑ گئی۔ — احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت [illegible] سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (البقرہ آیۃ)

## صبر کا جوہر دکھاؤ اور نمازوں اور دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو

## یہی وہ طریق ہے جس سے مومن مشکلات و مصائب سے نجات پا سکتا ہے

## تہجد اور نوافل پڑھنے کی عادت ڈالو تا کہ قرب الٰہی کی راہیں تم پر کھل جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ر جولائی ۵۲ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
میں نے گزشتہ ایام میں جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ان دنوں

### ہم جن حالات میں سے گذر رہے ہیں

ان کا علاج قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ واستعینوا بالصبر والصلوۃ یعنی ایک طرف تو تم صبر کا جوہر دکھاؤ۔ مصائب برداشت کرو تکالیف اٹھاؤ اور دوسری طرف تم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ نمازیں زیادہ پڑھو اور عبادت کرو کیونکہ جب بنی نوع انسان کسی کو دھتکار دیتے ہیں تو لاملجاء ولامنجاء منک الا الیک کے مطابق اس کی پناہ کی جگہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ پس تم اس مصیبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ جتنے لوگ تم پر خفا ہوتے ہیں درحقیقت اتنا ہی دنیا یہ فیصلہ کرتی ہے کہ تم ہمارے غلام ہو اگر تمہیں کسی کی احتیاج نہیں۔ اگر تمہیں کسی سے ناواجب محبت نہیں۔ اگر تمہیں کسی کا ناواجب ڈر نہیں تو لوگ تمہارے خلاف شور کیوں کرتے ہیں۔ آخر جب ایک شخص شور کرتا ہے تو کسی چیز سے ڈرانے کے لئے کرتا ہے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ تم اس کی احتیاج نہیں رکھتے تو وہ ڈراتا کس چیز سے ہے۔ اگر تم کسی کو دھتکارتے ہو تو اسی لئے کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ تم سے ڈرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ تم اسے سزا دے سکتے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں اتنا طاقتور نہیں سمجھتا کہ تم اسے سزا دے سکو۔ وہ اپنے آپ کو تم سے زیادہ قوی۔ دلیر اور بہادر سمجھتا ہے تو تمہیں ڈرانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ڈرانے والا کسی کو صرف اسی لئے ڈراتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے ڈرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں کوئی شخص یا جماعت ڈرائے تو تم نمازیں شروع کر دو۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کے ڈرانے کے نتیجہ میں نماز شروع کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔

### میں بندۂ خدا ہوں

اور جب میں بندۂ خدا ہوں تو مجھے کسی کا کیا ڈر۔ پس جب تمہیں کوئی شخص ڈراتا ہے یا وہ تم پر حملہ کرتا ہے تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ایک بچہ جو نادان ہوتا ہے جس کی عقل کم ہوتی ہے اسے بھی کوئی شخص مارنے لگتا ہے تو وہ ماں کے پاس چلا جاتا ہے چاہے اس کی ماں کتنی ہی کمزور ہو وہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پاس جا کر محفوظ ہو گیا ہے۔ مومن کو کیا خدا تعالیٰ پر اتنا یقین بھی نہیں ہونا چاہیئے جتنا ایک بیوقوف اور کم عقل بچہ کو اپنی کمزور ماں پر ہوتا ہے جب اس پر کوئی حملہ کرنے لگتا ہے تو وہ اپنی ماں کے پاس آ جاتا ہے

### مومن کو بھی چاہیئے

کہ جب وہ مشکل حالات میں سے گزرے تو وہ خدا تعالیٰ کے پاس آئے اور اس سے مدد مانگے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ سے ماں جتنی محبت بھی ہے تو وہ اس کے پاس دوڑا آئیگا آخر عبادت کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچی عبادت یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر یہ یقین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھتا ہے تو یہ ادنیٰ عبادت ہے۔ اعلیٰ عبادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نظر آ رہا ہو۔ کیونکہ عبادت قرب اور رؤیت کا نام ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کو ماں کے برابر بھی سمجھتے ہو اگر تمہیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ وجود ہے تو سیدھی بات ہے کہ تم اسی کے پاس بھاگ کر جاؤ گے۔ عبادت اس بات کی شہادت ہوتی ہے کہ عبادت کرنے والے کے اندر ایمان پایا جاتا ہے۔ عبادت اس بات کی شہادت ہوتی ہے کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ میں نے گزشتہ جمعہ میں یہ تحریک کی تھی کہ تم ربوہ سے یہ سکیم شروع کرو کہ پانچ نمازوں کے علاوہ لوگ تہجد بھی ادا کیا کریں اگر کوئی شخص صرف پانچ نمازیں ہی ادا کرتا ہے جو فرض ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ اگر وہ انہیں ادا نہیں کرتا تو وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے وہ تو نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

### ایک دفعہ ایک شخص آیا

اور اس نے آپ کو قسم دے کر کہا کہ آیا خدا تعالیٰ نے آپ کو روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے پھر آپ کو قسم دے کر کہا کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو تیس روزوں کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر آپ کو قسم دے کر کہا کیا خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے مالوں میں سے زکوٰۃ نکالا کرو تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر کہا کیا خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر طاقت ہو تو تم حج کرو۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس شخص نے کہا پھر میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنی نمازیں فرض ہیں میں انہیں پورا کروں گا جتنے روزے فرض ہیں میں رکھوں گا زکوٰۃ دوں گا اور اگر طاقت ہوئی تو حج کروں گا۔ خدا کی قسم میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا تو جنت میں چلا جائے گا مگر یہ ایک ادنیٰ عہد ہے اور مومن صرف ادنیٰ عہد نہیں کرتا اسے یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب جائے اور قریب جانے کے لئے نوافل ادا کرنے ضروری ہوتے ہیں۔۔۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نوافل کے ذریعہ تم خدا تعالیٰ کے اتنے قریب ہو جاؤ گے کہ خدا تعالیٰ تمہاری آنکھیں بن جائے گا جن سے تم دیکھتے ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے کان بن جائے گا جن سے تم سنتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ بن جائے گا جن سے تم پکڑتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے پاؤں بن جائیگا جن سے تم چلتے ہو پس قرب کی راہیں نوافل سے کھلتی ہیں وہ شخص جس کی میں نے مثال دی ہے وہ بدوی تھا اس لئے حضرت ابو بکرؓ نے ایسا نہیں کہا۔ یہ صحیح بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدوی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اگر اس نے اپنے عہد کو پورا کیا لیکن خدا تعالیٰ کا مقرب وہی ہو گا جو نوافل ادا کرتا ہے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم صرف اتنا ہی کام کریں گے بلکہ حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر

یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کوئی اور کام بتائیں۔ ایک غیر مومن اپنے جتھوں کے پاس جاتا ہے۔ وہ اپنے طاقتور ساتھیوں کے پاس جاتا ہے۔ لیکن اگر تم مومن ہو اور تم میں ایمان ہے۔ تو تمہیں خدا تعالیٰ کے پاس جانا چاہیئے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے پاس نہیں جاتے۔ تو تمہاری تباہی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ اس کے لئے نہ کسی رویا کی ضرورت ہے نہ کسی الہام کی ضرورت ہے کیونکہ تم نے دنیا کو بھی مخالف بنالیا۔ اور خدا تعالیٰ سے بھی تعلق قائم نہ رکھا۔

## ایک بزرگ کے متعلق مشہور

ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملکر ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔ ان کا ہمسایہ ایک امیر آدمی تھا جو بادشاہ کا درباری تھا۔ وہ ناچ گانے کیا کرتا تھا۔ اس بزرگ نے اسے کہلا بھیجا۔ کہ یہ بات درست نہیں تم ناچ گانا بند کردو۔ اس درباری نے کہا میں ناچ گانا بند نہیں کرتا۔ اس بزرگ نے کہا اگر تم ناچ گانا بند نہیں کرو گے۔ تو ہم زور سے اسے بند کرائیں گے۔ تم ہمیں ذکر الٰہی نہیں کرنے دیتے۔ اور نہ نمازیں پڑھنے دیتے ہو۔ وہ شخص بادشاہ کا درباری تھا۔ اس نے بادشاہ کے پاس شکایت کی۔ کہ فلاں بزرگ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ حالانکہ

## مومن کا انحصار

بندہ پر نہیں ہوتا۔ اس کا انحصار تو خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ بادشاہ نے اس کی حفاظت کے لئے فوج کا ایک دستہ مقرر کردیا۔ اس پر اس درباری نے اپنے ہمسایہ بزرگ کو کہلا بھیجا۔ کہ اب تم میرا مقابلہ کرلو۔ بادشاہ نے میری حفاظت کے لئے فوج کا ایک دستہ مقرر کردیا ہے۔ ان کا تو یہ منشاء ہی نہ تھا کہ وہ اس درباری سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ وہ شروع ہی سے یہ سمجھتے تھے کہ ان کی مدد خدا تعالیٰ نے کرنی ہے۔ اور وہ اس کے سامنے مدد کے لئے جھکیں گے انہوں نے اپنے ہمسایہ کے

## پیغام کے جواب میں

کہلا بھیجا کہ ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ لیکن ظاہری تیر و تفنگ اور تلواروں سے نہیں بلکہ ہم تمہارا مقابلہ رات کے تیروں سے کریں گے۔ یعنی راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرینگے اور خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ یہ ایمان اور یقین سے نکلا ہوا فقرہ تھا جس کے اندر توکل اور یقین کی روح بھری ہوئی تھی۔ مجلس برخاست ہو گئی ہوئی تھی کہ پیغامبر نے ہمسایہ درباری

کو اس بزرگ کا پیغام سنایا کہ انہوں نے کہا ہے ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ لیکن ظاہری توپ و تفنگ اور تلواروں سے نہیں بلکہ ہم تمہارا مقابلہ

## رات کے تیروں سے

کریں گے۔ یہ اس درباری کے دل پر اس طرح لگا کہ اس کی چیخ نکل گئی۔ اس نے سارنگیاں اور طبلے چھوڑ دیئے اور کہا ان تیروں کے مقابلہ کی نہ مجھ میں طاقت ہے۔ اور نہ میرے بادشاہ میں طاقت ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ اگر تم دعاؤں پر زور دو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرلو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہارے پاس وہ طاقت ہے کہ ساری دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ لیکن افسوس ہے کہ تم چشمہ پر بیٹھے ہوئے پانی نہیں پیتے تم ندی کے کنارے بیٹھے ہو۔ لیکن تم نہاتے نہیں۔

## خدا کے خزانے

تمہارے پاس ہیں لیکن تم انہیں لینے کی کوشش نہیں کرتے۔ ارادہ اور کوشش ہی انسان کو کامیاب کرتے ہیں۔ ایک دن میں نہ کوئی انسانیت میں کامل بن جاتا ہے۔ اور نہ کوئی نبی بن جاتا ہے۔ نبی بھی عام انسانوں کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتا ہے۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ پھر وہ ایک ایک دو دو لفظ سمجھتا ہے۔ کانپتے کانپتے بچوں کی طرح چلتا ہے۔ اس پر بھی

## بچپن کا زمانہ

آتا ہے۔ جب وہ آداب سیکھتا ہے۔ پھر اس پر جوانی کا زمانہ آتا ہے۔ پھر اس کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ ترقی کرکے خدا تعالیٰ کے فیضان کو حاصل کرتا ہے۔

پس ولایت اور انسانیت ایک دن میں نہیں ملتیں۔ انسان بھی کہیں چالیس سال میں جاکر انسان بنتا ہے۔ انسان ۳۰۔ ۴۰ سال میں ولی بنتا ہے۔ لیکن وہ بننا شروع کرنے کی تجربہ کی وجہ سے ہے۔ جب تک کوئی شخص پہلی جماعت میں داخل نہیں ہوتا وہ پرائمری پاس کیسے کریگا۔ جب تک وہ مڈل کی پہلی جماعت پاس نہیں کرلیتا۔ وہ مڈل پاس کیسے کرے گا۔ جب تک وہ ہائی کلاسز میں داخل نہیں ہوتا وہ میٹرک کا امتحان کیسے پاس کرے گا۔ جب تک وہ

## کالج کی پہلی جماعت

میں داخلہ نہیں لے گا۔ وہ بی۔ اے اور ایم۔ اے کیسے بنے گا۔ پس متواتر کوشش کے بغیر دعا اور مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ پہلی جماعت

میں داخل ہونے کے معنے کوشش شروع کرنے کے ہیں۔ تم کوشش شروع کرو۔ اگر تم ساری نمازیں سوتے ہو۔ اور دن کو بھی اس کی کسر پوری نہیں کرتے۔ تو تم نے خدا تعالیٰ کو ملنے کے لئے کوشش ہی نہیں کی۔ اگر تم پہلی جماعت میں داخل نہیں ہوتے تو تم ایم۔ اے پاس کیسے کرو گے۔ پھر حسرت کے ساتھ تم کہو گے کہ

## ہمیں خدا نہیں ملا

حالانکہ خدا تعالیٰ کو ملنے کے لئے بھی کلاسز ہیں۔ جب تک تم پہلی کے بعد دوسری دوسری کے بعد تیسری کلاس پاس نہیں کرو گے۔ تم خدا تعالیٰ کو مل نہیں سکتے۔ تم نے خدا تعالیٰ کو ملنا ہو تو پہلے پہلی جماعت پاس کرو۔ دوسری جماعت پاس کرو۔ تیسری جماعت پاس کرو۔ چوتھی جماعت پاس کرو۔ پانچویں جماعت پاس کرو۔ چھٹی جماعت پاس کرو۔ ساتویں جماعت پاس کرو۔ مڈل پاس کرو۔ میٹرک کا امتحان پاس کرو۔ کالج کی پہلی جماعت پاس کرو۔ دوسری جماعت پاس کرو۔ تیسری جماعت پاس کرو چوتھی جماعت پاس کرو پانچویں جماعت پاس کرو۔ چھٹی جماعت پاس کرو۔ تب جاکر تم ایم۔ اے۔ پاس کرسکتے ہو۔ تم نے پہلی جماعت پاس نہیں کی۔ لیکن تم

## یہ شکوہ کرتے ہو

کہ ہم نے ایم۔ اے پاس نہیں کیا۔ تم نے قاعدہ شروع نہیں کیا اور رو رہے ہو کہ ہم نے ایم۔ اے پاس نہیں کیا۔ جو شخص پہلی جماعت پاس نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مجھے ایم۔ اے میں داخل کرادو وہ بے وقوف ہے

پس تم اپنے نفس کو آہستہ آہستہ ان مشکلات اور مصائب میں ڈالو۔ جن کے بعد روحانی درجات ملتے ہیں۔ پھر انسان اور ترقی کرتا ہے۔ اور اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ

## خدا تعالیٰ کا فضل

اس پر نازل ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو تمہیں وہ نتیجہ نہیں مل سکتا جو قربانیوں کے بعد ملتا ہے۔ تم ان راستوں پر چلو جن راستوں پر چل کر تم اعلیٰ مقامات حاصل کرسکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا تھا تو اسی لئے کہ جو اس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھے گا۔ وہ ولی بن جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت تبدیل نہیں ہوسکتی۔ خدا تعالیٰ کی سنت قائم ہے۔ ولی بننے کے لئے جو کلاسیں مقرر ہیں۔ جب کوئی شخص انہیں پاس کرلے گا وہ ولایت کے درجہ کو حاصل کرلے گا۔ لوگوں نے حماقت سے یہ سمجھ لیا۔ ہے کہ جب تک

نہ آئے کوئی شخص ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ حالانکہ اگر کوئی شخص قرآن کریم سن سکتا ہے اور وہ سنتا ہے تو یہی بات اس کے لئے کافی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا۔ اور وہ سنتا بھی نہیں تو وہ ولی اللہ بن جائے۔ ولی اللہ بننے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کوئی بڑا مفسر ہو۔ اگر وہ قرآن کریم کا سادہ ترجمہ سن لیتا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو ولی اللہ بننے کے لئے یہ بات کافی ہے۔

## عالم کہلانے کے لئے

صرف کی ضرورت ہے نحو کی ضرورت ہے۔ علم بدیع کی ضرورت ہے۔ علم معانی کی ضرورت ہے۔ فصاحت کی ضرورت ہے۔ لغت کی باریکیاں جاننے کی ضرورت ہے۔ لیکن ولی اللہ بننے کے لئے ان باتوں کی ضرورت نہیں۔ ہر ولی اللہ مفسر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہر مفسر ولی اللہ ہوتا ہے۔ بعض ایسے مفسر بھی گزرے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دین سے بے بہرہ تھے۔ مثلاً

## صاحب کشاف

ہیں۔ ان کی تفسیر نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہ نیچری تھے۔ اس لئے انہوں نے روحانیت کو چھوڑ دیا ہے لیکن جہاں تک صرف نحو، علم معانی۔ علم کلام، علم بدیع، فصاحت و بلاغت اور لغت کا تعلق تھا انہوں نے قرآن کریم کی نہایت اعلیٰ تفسیر کی ہے۔

پس یہ ضروری نہیں کہ جو قرآن کریم کی خدمت کرے وہ ضرور خدا رسیدہ ہوتا ہے۔ نحو، صرف، علم معانی۔ علم کلام اور لغت جاننے والا بھی یہ کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کے عالم کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ تفسیر بھی جانتا ہو۔ ہاں یہ دونوں چیزیں جمع ہوسکتی ہیں۔ روحانیت کا جاننے والا

## ظاہری علوم سے بھی واقف

ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ظاہری علوم کا جاننے والا روحانیت کا عالم بھی ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر روحانی عالم ظاہری علوم کا بھی عالم ہو۔ یا ظاہری علوم کا جاننے والا روحانی عالم بھی ہو۔ ہر ایک شخص جو ولایت کے رستوں پر چلے گا وہ ایسا کرسکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے۔ یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ تم

## اپنی نمازوں کو سنوارو

اپنی عبادت کو سنوارو۔ اور آہستہ آہستہ تم اس بات کی عادت ڈالو کہ رمضان کے علاوہ تم دوسرے ایام میں بھی روزے رکھو۔ فرض زکوٰۃ کے علاوہ تمہیں زائد صدقہ دینے کی بھی عادت ہو۔

اور ہوسکے تو تم حج بھی کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آج کل حج پر وہ لوگ جاتے ہیں جن پر حج فرض نہیں ہوتا اور وہ لوگ حج کے لئے نہیں جاتے جن پر حج فرض ہے۔ مثلاً بیمار حج کے لئے جاتے ہیں تا وہ بیت اللہ میں جاکر دعا کریں کہ وہ تندرست ہوجائیں۔ یا خدا تعالیٰ انہیں اولاد اور مال دے۔ لیکن وہ امیر اور مالدار شخص جس پر حج فرض ہے وہ آرام سے بیٹھا رہتا ہے اور اگر وہ حج کرتا ہے تو محض شہرت کے لئے یا اپنی تجارت کو وسعت دینے کے لئے اس سے زیادہ نہیں۔ تم وہ اعمال کرو جن سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔

## خدا تعالیٰ نوافل سے ملتا ہے

فرائض تو خدا تعالیٰ کے لئے مقرر کر دئے ہیں ان کو پورا کرنے سے انسان جنت میں چلا جاتا ہے لیکن اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے تم نوافل کی عادت ڈالو۔ یہ مصائب عارضی ہیں۔ بڑی چیز خدا تعالیٰ کا ملنا ہے۔ اگر کوئی مصیبت نہ بھی ہو تب بھی خدا تعالیٰ کو پانے کی ضرورت ہے اگر کوئی اپنی مصیبت ٹلانے کو عبادت کا مقصد قرار دے لیتا ہے تو یہ نہایت ادنیٰ اور ذلیل بات ہے۔ اگر خدا خدا ہے اگر مذہب مذہب ہے تو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ساری نعماء حقیر ہیں۔ اصل چیز خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے دنیا کو خوش کرنا اصل چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ان قربانیوں کی ضرورت ہے جن سے خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے لیکن ہمارے بعض نوجوانوں میں دین کی محبت کمزور ہے وہ نمازوں میں سُست ہیں۔ اس سے تمہاری نسل اور تمہارا خاندان خدا تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل کرسکتا ہے۔ اگر تم اپنی

## اولاد کی تربیت

نہیں کرتے تو تم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے محروم رہ جاؤ گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی مولوی برہان الدین صاحب مذاقیہ طبیعت رکھتے تھے۔ ان کی ساری زندگی نہایت سادگی میں گزری تھی۔ ایک دن مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ مولوی برہان الدین صاحب ایک خواب سُنانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سنائیں۔ مولوی برہان الدین صاحب کہنے لگے میں نے خواب میں اپنی فوت شدہ ہمشیرہ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے ملی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا بہن سناؤ تمہارا کیا حال ہے۔ کہنے لگی خدا نے بڑا فضل کیا ہے اس نے مجھے بخش دیا ہے اور اب میں جنت میں آرام سے رہتی ہوں۔ میں نے کہا بہن وہاں کرتی کیا ہو۔ کہنے لگی بیر بیچتی ہوں۔ میں نے کہا بہن ہماری قسمت بھی عجیب ہے کہ ہمیں جنت میں بھی بیر ہی بیچنے پڑے۔ اس خواب کی تعبیر تو نہایت اعلیٰ تھی۔ بیر جنت کا ایک پھل ہے۔ اور اس سے مراد ایسی کامل محبت ہوتی ہے جو لازوال ہو اور جنت کا پھل بیچنے کے یہ معنے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت لوگوں میں تقسیم کرتی پھرتی ہوں۔ لیکن

## مولوی برہان الدین صاحب کا ذہن

اس تعبیر کی طرف گیا اور ظاہری الفاظ کے لحاظ سے انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ بیر بیچنا تو بڑی معیوب بات ہے۔ بہرحال یہ خواب سُنا کر ان پر رقت طاری ہوگئی اور کہنے لگے حضور ہم سُنا کرتے تھے کہ مسیح آئیں گے تو وہ شخص بڑا خوش قسمت ہوگا جو مسیحؑ کو دیکھے گا پھر ہم نے مسیح موعودؑ کی آواز کو سُنا۔ آپ پر ایمان لائے۔ پھر سُنا کہ فلاں شخص آپ پر ایمان لایا اور اسے قرب کا مرتبہ مل گیا۔ اسے الہام ہونے لگے۔ اسے رؤیا و کشوف ہونے لگے۔ اس پر ان کی چیخ نکل گئی اور کہنے لگے لیکن ہم تو پھر بھی جھڈو کے جھڈو ہی رہے۔ مجھے آج تک پتہ نہیں لگا کہ جھڈو کے کیا معنے ہیں لیکن جہاں تک اس کے مفہوم کا تعلق ہے وہ یہی تھا کہ میں نہایت ادنیٰ قسم کا آدمی ہوں کہ میں نے مسیح موعودؑ سے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کی تو یہ غلط فہمی تھی لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اور آپ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ تم ایسے طبیب کے پاس گئے جس کے پاس ایک سرمہ تھا جس کے لگانے سے انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے لیکن جسے پھر بھی خدا تعالیٰ دکھائی نہ دیا اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا۔ تم ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن بیماری کی حالت میں ہی اس سے باہر چلے گئے لوگ موتیا بند کا اپریشن کراتے ہیں اور جس کا اپریشن خراب ہوتا ہے وہ ساری عمر حسرت سے کہتا ہے کہ لوگ آئے اور اپریشن کرایا۔ بینائی حاصل کی اور چلے گئے۔ لیکن میں نے اپنا اپریشن بھی کروایا پھر بھی میری آنکھ نہ بنی۔ اس شخص سے زیادہ خراب حالت اس شخص کی ہے جو اس جماعت میں داخل ہوا۔ جس کی غرض ہی خدا تعالیٰ کا وصال تھی لیکن وہ خدا تعالیٰ سے ملے بغیر گزر گیا۔ قرآن کریم میں آتا ہے یمرّون علیہا وھم معرضون وہ خدا تعالیٰ کے نشانات پر سے گزرتے ہیں۔ لیکن ان کی طرف دیکھتے نہیں تم وہ طریق تو اختیار کرو جن سے خدا تعالیٰ ملتا ہے تم قدم تو اٹھاؤ۔ تم حج کے لئے ارادہ تو کرو۔ تم زکوٰۃ کے لئے ہاتھ تو بڑھاؤ۔ تم روزوں کے لئے نیند تو توڑو۔ اس کے بعد دوسرا قدم اٹھے گا پھر تیسرا قدم اٹھے گا۔ پہلے دن ہی ولایت نہیں مل جائے گی تم قدم اٹھاؤ گے تو وہ چلے گا۔ آخر تم ان لوگوں کی طرح کیوں ہو گئے جو یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ خود بخود ان کا کام کر دیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

## ایک واقعہ سُنایا کرتے تھے

کہ دو شخص ایک جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں دور سے ایک شخص نظر آیا۔ ان میں سے ایک نے اسے بلایا اور کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے اٹھا کر یہ میرے منہ میں ڈال دو اول تو وہ شخص سپاہی تھا اور سپاہی مغرور ہوتا ہے پھر وہ اپنی ڈیوٹی پر جارہا تھا اسنے خیال کیا کہ یہاں جنگل میں کوئی مصیبت زدہ ہے۔ میں جلدی اس کی مدد کو پہنچوں لیکن جب وہ وہاں گیا تو اس نے کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے یہ میرے منہ میں ڈال دو۔ اسے غصہ آیا اور اس نے اس شخص سے جس نے اسے آواز دی تھی کہا تو بڑا بے حیا ہے۔ میں اپنی ڈیوٹی پر جارہا تھا کہ تو نے آواز دی۔ میں نے سمجھا کہ کوئی مصیبت زدہ ہے اسلئے میں یہاں آگیا تا تمہاری مدد کروں لیکن یہاں آیا تو تم نے کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے یہ بیر اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دو۔ کیا تمہارا ہاتھ نہیں تھا تم نے بیر خود منہ میں کیوں نہ ڈال لیا۔ اس پر دوسرے شخص نے کہا میاں خفا کیوں ہوتے ہو یہ بہت ذلیل آدمی ہے اس پر خفا ہونا بے فائدہ ہے۔ ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا لیکن اس کمبخت نے ہشت تک نہیں کی۔ اس پر وہ سپاہی چیں بچیں ہوکر چلا گیا۔ پس تم اپنی حالت ان جیسی نہ بناؤ۔ اگر تم نے ابھی کوشش ہی نہیں کی۔ قربانی ہی نہیں کی۔ تم نے اس رستہ پر قدم ہی نہیں رکھا جس رستہ پر چلنے سے خدا ملتا ہے تو پھر تم کس طرح یہ امید کرسکتے ہو کہ چونکہ تم اس جماعت میں ہو جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہے اس لئے

## خدا تعالیٰ تمہیں مل جائے گا

تمہاری آوازوں سے تو دنیا کا گوشہ گوشہ گونج جانا چاہیئے۔ تمہارے گھروں سے قرآن کریم پڑھنے کی اس قدر آوازیں آنی چاہئیں کہ دنیا حیران ہوجائے۔ ہم جب قادیان کی گلیوں میں سے گزرتے تھے تو ہر گھر سے قرآن کریم پڑھنے کی آوازیں آتی تھیں لیکن یہاں صبح کی یہ کیفیت نہیں ہوتی انسان جتنا گرتا ہے اتنی ہی اسے شور مچانے اور چلانے کی ضرورت ہوتی ہے تم مصائب میں گھرے ہوئے ہو۔ تمہیں تو بہت زیادہ چلانا چاہیئے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ کچھ لوگ تہجد پڑھنے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن ابھی بہت لوگ باقی ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آبادی کا ایک حصہ بچے ہیں۔ پھر عورتیں ہیں ان کا $\frac{1}{3}$ حصہ ایسا ہوتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ پھر کچھ بیمار اور کچھ بوڑھے ہیں۔ اگر انہیں کل آبادی کا $\frac{1}{5}$ حصہ بھی سمجھ لیا جائے تب بھی ربوہ کی آبادی پانچ چھ ہزار کی ہے۔ اس میں سے

## ایک ہزار تو تہجّد گزار ہونا چاہیئے

پھر سکول کے طالب علموں کو بھی تہجد کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ پندرہ سولہ سال کے لڑکے کو کم سے کم ہفتہ میں ایک دفعہ تو تہجد کے لئے اٹھانا چاہیئے۔ پھر انہیں تلاوت قرآن کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اساتذہ کو اس نگرانی رکھنی چاہیئے۔ لیکن جب طلباء کو اس قسم کی تحریک نہیں ہوگی تو وہ خیال کریں گے کہ خود ہمارے اساتذہ کو بھی دین کی قدر نہیں اور اس طرح وہ بہت سست ہوجائیں گے پس تم

## روحانیت پیدا کرنے کی کوشش کرو

تہجّد اور نوافل پڑھنے کی عادت ڈالو تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالو تا ساری جماعت اس مرکز پر جمع ہوجائے جو دنیا میں روحانیت کا سرچشمہ ہے۔

## درخواستِ دعا

عزیزہ رضیہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم عزیزم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا دس ماہ تک پاکستان میں رہنے کے بعد عنقریب اپنے بچوں کے ہمراہ واپس جارہی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اور اس کے بچوں کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ (خاکسارہ اہلیہ مولوی ظفر اسلام صاحب ربوہ)

نوٹ :۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی ظفر اسلام نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# شذرات

شیخ خورشید احمد

## "یہ مدینہ کے کُتّے ہیں"

مجلس تنظیم اہل سنّت کے اخبار دعوت لاہور میں "مکتوب حبیب من دیار حبیب" کے زیرعنوان جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے ناظم اعلیٰ مولانا حبیب اللہ صاحب کا مدینہ منورہ سے ارسال کردہ ایک خط شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں :۔

"یہ درود شریف تو مسلمان قوم کو آپس میں ملانے اور جوڑنے والا وظیفہ ہے نہ کہ لڑانے والا مسئلہ۔ حرمین شریفین میں آج بھی دو مسلمان لڑتے ہیں تو تیسرا آکر صلّی علی النّبی کہتا ہے اور لڑائی ختم۔ اور ہمارے ملک کے نادان دوست اس مسئلہ کو نزاع بنائے ہوئے ہیں۔ مدینہ منوّرہ کے تو کتّے بھی نہیں لڑتے یہاں کے گدھے بھی اسی محبت سے خراماں خراماں ناچتے ہوئے چلتے ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے۔۔۔ گذشتہ حاضری پر ایک دفعہ چار کتوں کے درمیان ایک پاکستانی صاحب نے سالم روٹی آزمائش کیلئے ڈالی تو کتے روٹی پر کھڑے ضرور تھے مگر نہ کھاتے تھے اور نہ ہی روٹی پر لڑتے تھے۔ کسی عربی صاحب نے پوچھا ارے میاں یہ کیا قصہ ہے۔ کیا کرتے ہو؟ تو سارا واقعہ عرض کیا گیا اس پر اس مدنی عربی نے فرمایا:۔

پاکستانی حضرات! یہ مدینہ کے کتّے ہیں پاک و ہند کے مسلمان نہیں۔ جب تک روٹی کے چار ٹکڑے نہ کرو گے یہ نہ کھائیں گے نہ لڑیں گے اور نہ ٹلیں گے کہ بھوکے ضرور ہیں۔ چنانچہ روٹی کے چار ٹکڑے کئے گئے چاروں نے اپنا اپنا ٹکڑا کھا لیا سبحان اللہ! پاکستان میں مدینہ اور مدینہ والے کے نام پر لڑنے والے واعظ و ذاکر کچھ توجّہ فرمائیں گے؟ ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک"

(دعوت ۳۔ جولائی ۶۴ء)

اس اقتباس میں پاک و ہند کے مسلمانوں سے تقابل کرتے ہوئے مدینہ منورہ کے کتّوں اور گدھوں کا جو ذکر کیا گیا ہے اگر اس میں مبالغہ آرائی کا دخل بھی سمجھا جائے تو بھی وہ خاصا سبق آموز اور عبرت انگیز ہے بشرطیکہ سمجھا جائے اور غور کیا جائے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود اتحاد و اتفاق کا وعظ کرنے والے بھی اس پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے اور کبھی قرآن پاک کی اس تنبیہہ کو پیش نظر نہیں رکھتے کہ

یا یہا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔
(صف)

یعنی اے ایمان کا دعوےٰ کرنیوالو! کیوں ایسی باتوں کی دوسروں کو تلقین کرتے ہو جن پر خود عمل نہیں کرتے۔

مثلاً اسی اخبار دعوت کو ہی لے لیجئے جس میں سے مندرجہ بالا حوالہ نقل کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اخبار دعوت تو ضرور مسلمانوں کے مختلف طبقوں اور فرقوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کا علمبردار ہوگا لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسی پرچہ میں جس میں سے مندرجہ بالا حوالہ درج کیا گیا ہے ہمیں یہ لکھا ہوا بھی نظر آتا ہے کہ

"بخوف تطویل مرزائیوں۔ شیعوں چکڑالویوں۔ عیسائیوں اور آریہ سماج کی مذہبی سرگرمیوں کی رفتار کے تذکرے کو حذف کرتے ہوئے اہل سنت والجماعت کے آگے ایک مختصر اور جامع پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمیں موجودہ حالت انتشار میں کیا کرنا چاہیئے؟"

(دعوت ۳۔ جولائی ۶۴ء)

گویا وہی اخبار جو مدینہ منورہ کے کتّوں کو پیش کرکے پاک و ہند کے مسلمانوں کو طعنہ دیتا ہے کہ وہ کیوں آپس میں چھوٹے چھوٹے مسائل پر دست و گریباں ہیں وہ اپنے اسی پرچہ کے ایک دوسرے صفحہ پر "مسلمان قوم کو آپس میں ملانے اور جوڑنے" کا عملی نمونہ یوں پیش کرتا ہے کہ بہ یک جنبش قلم لاکھوں کلمہ گو "مرزائیوں۔ شیعوں اور چکڑالویوں" کو عیسائیوں اور آریہ سماج ایسے دشمنانِ اسلام کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جس اخبار کی اپنی انصاف پسندی اور رواداری کا یہ عالم ہے تعجب ہے کہ اس نے "مدنی عربی" کے اس طنز کو کیونکر اپنے صفحات میں درج کرنے کی جرأت کی کہ

"یہ مدینہ کے کتّے ہیں پاک و ہند کے مسلمان نہیں!"

## قرآنی مطالب کو کھول کر بیان کرنیکی ضرورت

ایک کتاب "قرآن حکیم کا عمرانی فلسفہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ امروز لاہور لکھتا ہے :۔

"مصنّف نے اس مختصر سے کتابچے میں سورۃ والعصر کی عمرانی تفسیر کی ہے اور دَورِ حاضر کے عمرانی فلسفے کی رُو سے اس سورۃ میں بیان ہونے والے ابدی حقائق کی تصریح کی ہے، موضوع ادق ہے پھر عمرانی فلسفے کی مروّجہ اصطلاحات کے استعمال ادھر اختصار کے باعث پورا مقالہ نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ جب مقصد یہ ہو کہ عام پڑھے لکھے لوگ قرآنی حقائق سے روشناس ہوں۔۔۔ تو پھر مطالب قرآنی کھول کر بیان کرنے چاہئیں۔ گنجلک پیرایۂ بیان اجمال اور مغلق تراکیب و مصطلحات بجائے خود تفسیر کی محتاج ہوں تو ظاہر ہے کہ حقِ تفسیر ادا نہیں ہو سکتا۔"

(روزنامہ امروز ۳۱۔ مئی ۶۴ء)

معاصر نے یہ لکھ کر کہ مطالب قرآنی کو نہایت آسان پیرایہ میں اور واضح طور پر کھول کھول کر بیان کرنا چاہیئے واقعی وقت کی ایک اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن صحیح معنوں میں اس ضرورت کو وہی پورا کر سکتے ہیں جن کا سینہ پہلے خود قرآنی حقائق و معارف کے لئے کھُل جائے اور اس کے لئے سب سے ضروری شرط خود قرآن حکیم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنی پاکیزہ اور مطہر وجودوں پر ہی قرآنی علوم کھولے جاتے ہیں اور وہی صحیح معنوں میں انہیں بیان کر سکتے ہیں۔

جو اصحاب صدق دل کے ساتھ قرآنی حقائق و معارف کا علم حاصل کرنے کے متمنی ہوں ہم انہیں مشورہ دیں گے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پُر معارف تصانیف اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر کا ضرور مطالعہ کریں۔ ان میں نہایت آسان مگر دلآویز اور اچھوتے انداز میں قرآن پاک کے بصیرت افروز معارف بیان کئے گئے ہیں اور اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ فی الحقیقت قرآن حکیم روحانی علوم و حقائق کا ایک بحرِ بیکراں ہے جو ہر دَور میں انسان کی کامل راہنمائی کرتا ہے ان تصانیف کی قدر و قیمت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب حیدرآباد دکن (بھارت) کے ایک معزز مسلمان وکیل سید جعفر حسین صاحب بی۔اے، ایل۔ ایل۔ بی نے جو وہاں کی انجمن اتحاد المسلمین کے ایک سرکردہ رکن بھی تھے جب تفسیر کبیر کا مطالعہ کیا تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

"مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھکو تلاش تھی تفسیر کبیر پڑھ کر میں قرآن کریم سے پہلی دفعہ روشناس ہوا۔"

(الفضل ۲۳۔ جون ۶۲ء)

## عملی نمونہ کی احتیاج

روزنامہ کوہستان "ایمان اور عمل" کے زیرعنوان لکھتا ہے :۔

"کوئی نظریہ خواہ کتنا بھی جاندار اور دوررس نتائج کا حامل کیوں نہ ہو اگر اس کے ماننے والوں کی عملی زندگیوں میں اس کی کوئی جھلک دکھائی نہ دے تو وہ اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود عوام پر کوئی خوشگوار اثر نہیں ڈال سکتا سب سے بڑا مبلّغ انسان کا عمل ہوتا ہے۔ عمل سے جو اثر قائم ہوتا ہے تقریر کے ذریعہ نہیں بدلا جا سکتا۔ صحابہ کے پاس سب سے بڑی قوت یہی عمل کی قوت تھی جس کا ان کے بدترین دشمنوں کو بھی اعتراف تھا"

(روزنامہ کوہستان ۲۴۔ جون ۶۴ء)

یہ واقعی درست ہے کہ سب سے بڑا مبلّغ انسان کا عمل ہے اور صحابہ رضؓ کے پاس سب سے بڑی قوت یہی عمل کی قوت تھی مگر قابلِ غور سوال یہ ہے کہ عمل کی یہ قوت صحابہ میں کس طرح پیدا ہو گئی تھی؟ ظاہر ہے کہ عمل کی یہ قوت اسی عظیم الشان عملی نمونہ کی ہی رہینِ منت تھی جو سیّد الاوّلین والآخرین حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں ان کے سامنے تھا اور جسے خود قرآن کریم نے مومنین کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔

عمل کی قوت ہمیشہ عملی نمونہ کو ہی دیکھ کر پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ اور ہر دَور میں ایسے مقدس وجودوں کی بعثت کا اہتمام فرمایا جو کہ شریعت کے احکامات پر گامزن ہونے کے عملی نمونے دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ جو اصحاب اب اس عملی نمونہ کی ضرورت نہیں سمجھتے دراصل وہ انسانی فطرت اور اس کی طبعی احتیاج کو نظرانداز کر دیتے ہیں جو کہ ہر زمانہ میں عملی نمونہ کی محتاج ہے۔

---

ہمدرد نسواں نمبر الحکوئیاء دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

# دانت

## مت نکلوائیے

"علاج دنداں اخراج دنداں"
پرانی اور فرسودہ بات ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لکل داءٍ دواءٌ الا الموت کے منافی ہے نیز سخت نقصان دہ اور مضرصحت ہے۔

کیوریٹو سسٹم کی دانتوں کی خاص ادویات سے بے شمار مریضوں کے دانت ضائع ہونے سے بچائے جا چکے ہیں اس سلسلہ میں کئی معززین کے بیانات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں مندرجہ ذیل نسخہ جات حسب ضرورت استعمال کریں:-

اینٹی پائیوریا دگوشت خورہ کے لئے مکمل کورس ۔۔۔ ۱۱ روپے
اینٹی کیبر یو دانتوں کے گھن کے لئے مکمل کورس ۔۔ ۱۱
سولہ روزہ کورس ۴ روپیہ آزمائشی ایک روپیہ
اینٹی کیبر یو فار بے بیز۔ بچوں کے دانتوں کی خرابی کیلئے ۔۔۔ ۵
ٹوتھ کیور۔ دانت درد کا فوری علاج ۔۔ ۲

لاہور کیوریٹو سنٹر ۱۔ ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال
لاہور کیوریٹو سنٹر ۲۔ الکیمسٹ چوک بھونڈ پورہ ٹمپل روڈ
ربوہ کیوریٹو سنٹر ۱۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار
لائلپور کیوریٹو سنٹر ۱۔ الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار
لائلپور کیوریٹو سنٹر ۲۔ کریم میڈیکل ہال متصل مسجد احمدیہ
سرگودہا کیوریٹو سنٹر ۱۔ یاسین میڈیکل ہال کچہری بازار
سیالکوٹ کیوریٹو سنٹر ۱۔ خالد میڈیکل سٹور ریلوے روڈ
راولپنڈی کیوریٹو سنٹر ۱۔ حاجی حمید ٹیسین کمپنی چوک نیا بازار
راجہ حنیف احمد ۲/۵ وائی پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹

پیش کردہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

# امانت تحریک جدید کے متعلق

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

# قرآن مجید

عکسی قرآن، حمائلیں، باترجمہ اور بلاترجمہ
چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک
تفسیریں۔ آرڈر وغیرہ ہر قسم کی اسلامی کتابیں
مکمل فہرست مفت منگوائیے
تاج کمپنی لیمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

# نصرت لیٹرٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

مکرم و محترم

## صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

تحریر فرماتے ہیں:-

"ناصر دواخانہ کا منجن اکسیر پائیوریا ایک عرصہ سے میرے استعمال میں ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے اسے بہت مفید پایا ہے۔" جزاھم اللہ ھو الشافی

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

# کراچی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ "طاہر بکڈپو" ٹرام جنکشن کراچی صدر سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

# ہمیشہ پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی پر سفر کریں

اوقات

| سرگودہا تا گوجرانوالہ | | گوجرانوالہ تا سرگودہا | |
|---|---|---|---|
| پہلا ٹائم | ۴ بجے صبح | پہلا ٹائم | ۸½ بجے صبح |
| دوسرا ٹائم | ۸½ بجے " | دوسرا ٹائم | ۱½ بجے بعد دوپہر |
| تیسرا ٹائم | ۱½ بجے بعد دوپہر | تیسرا ٹائم | ۶ بجے شام |

(اڈہ ۱۴ انچارج گوجرانوالہ)

# مذہبی کتب

اردو عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں

اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ گول بازار ربوہ

# تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے دو بار ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پھر حکیم طاہر صاحب البنداری ٹوبی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۲ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر دو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم۔ خارش۔ دھند۔ گیہ۔ گوہانجی۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب اور نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے سے امتیازی سرٹیفیکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ (-/۵) روپے فی تولہ۔

نوٹ: اب کوئی صاحب سابقہ پتہ پر گڑھ شاہ دولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں)

المشتہر مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

# عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۰ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور ✗ سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور
لائلپور ٹمبر سٹور ۱۰ احبار روڈ لائلپور۔ فون نمبر ۳۸۰۸

کرشمۂ حکمت خارش کا کامیاب علاج دوائی احمر دھدر، چنبل، بالچر اور گنج کا شافی علاج

دواخانہ حکیم عبد العزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

آپ کے دوہرے فائدے کیلئے
دو نئے قومی
قرضے
ان قرضوں میں بیشتر قسم کی رقمیں لگائی جائینگی۔
آپ اس موقع سے محروم نہ رہیں
۴ فیصد قرضہ ۷۳-۱۹۷۲ء
قیمت اجراء ۹۹.۵۰ روپے فی سیکڑہ
یہ قرضہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۴ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری کیا جائیگا
۵ فیصد قرضہ ۱۹۸۴ء
قیمت اجراء از ۲۸ جولائی تا یکم اگست ۹۹.۵۰ روپے فی سیکڑہ
۳ اگست تا ۸ اگست ۹۹.۶۰ روپے فی سیکڑہ
بعد ازاں قیمت اجراء ۱۰ پیسے فی ہفتے کے حساب سے بڑھتی جائیگی
یہ قرضہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۴ء سے تا اطلاع ثانی جاری رہیگا
کیلئے فوری درخواستیں بھی جاسکتی ہیں۔
قرضے کی درخواستیں ۱۰۰ روپے یا سو سے تقسیم ہونیوالی رقوم کیلئے
جاری کردہ وزارتِ مالیات حکومتِ پاکستان
حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا
قیمت فی شیشی پانچ روپے
مکمل کورس ۱۵ روپے
ناصر دواخانہ گول بازار ۔ ربوہ

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۴ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ کشمیر۔ لاؤس اور ملائشیا کے جھگڑے فوجی محاذ بنانے سے طے نہیں ہو سکتے۔ ان تنازعات کو باہمی بات چیت کے ذریعہ پر امن طور پر حل کیا جانا چاہیئے۔ آپ کل یہاں فارن پریس ایسوسی ایشن کامن ویلتھ رائٹرز ایسوسی ایشن اور کامن ویلتھ کارسپانڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے دی گئی ایک دعوت طعام میں تقریر کر رہے تھے۔ صدر ایوب نے کہا کہ ایشیا میں اسلحہ کی دوڑ سے علاقہ میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے اور اس سے اقتصادی مشکلات پیش آ رہی ہیں اس صورت حال کو سنجیدگی سے دیکھنا چاہیئے صدر ایوب نے کہا کہ اس وقت لاؤس اور ویٹ نام میں خطرناک صورت حال موجود ہے ملائشیا اور انڈونیشیا کے درمیان تنازعہ ہے پاکستان اور بھارت میں کشمیر کا جھگڑا موجود ہے یہ جھگڑے ایشیا میں کشیدگی کا موجب بنے ہوئے ہیں اور ان کو فوجی محاذ سے طے نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے زور دیا کہ یہ جھگڑے بات چیت کے ذریعہ پرامن طور پر حل کئے جانے چاہئیں۔

•— ڈھاکہ ۱۴ جولائی۔ دریائے گومتی میں سیلاب کے باعث کل کومیلا کے اٹھائیس دیہات زیر آب آ گئے۔

•— لاہور ۱۴ جولائی۔ محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران دریائے راوی، چناب اور جہلم کے بالائی علاقوں میں زبردست بارش کا امکان ہے۔

لاہور، سرگودھا۔ بہاولپور۔ خیرپور اور حیدر آباد کے ڈویژنل کمشنروں مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں۔ چیف انجینئر عمارات و شاہرات اور آبپاشی کو چوکس کر دیا گیا ہے۔

•— حیدر آباد۔ ۱۴ جولائی۔ گذشتہ رات حیدر آباد میں شدید بارش ہوئی۔ بارش آدھی رات کے بعد شروع ہوئی۔ اور صبح تک جاری رہی جس سے نشیبی علاقوں کے طوفان زدہ لوگوں کے مصائب میں اضافہ ہو گیا ہے۔

آسمان ہنوز ابر آلود ہے اور شدید بارش ہو رہی ہے بھولاری اور کوٹری سٹیشنوں پر ریلوے لائنیں زیر آب آ جانے کی وجہ سے کراچی سے حیدر آباد جانے والی گاڑیاں چار گھنٹے کی تاخیر کے بعد حیدر آباد پہنچیں۔

•— کراچی ۱۴ جولائی۔ شدید بارش کے باعث کل کراچی کے متعدد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ لاتعداد اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ لیاقت آباد۔ لیاری۔ گولی مار نواب آباد۔ اور تاج کالونی کے علاقے گہرے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں گذشتہ دو سال کے دوران اس قدر شدید بارش نہیں ہوئی۔

•— کراچی ۱۴ جولائی۔ ابھی تک کراچی کے ۷۰ ہزار خاندان راستوں اور فٹ پاتھوں پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان بے گھر خاندانوں میں مہاجرین بھی ہیں ۱۹۵۱ء کی تحقیقات میں معلوم ہوا تھا کہ ایک لاکھ بیس ہزار خاندان شہر کی تاریک اور گندی گلیوں میں رہتے تھے ان میں سے ۴۴ ہزار خاندانوں کو کورنگی اور نئی کراچی میں کوارٹر مہیا کئے گئے۔ نئے مکانات کی الاٹمنٹ پر سے پابندی ہٹائے جانے سے یہ توقع ہو گئی ہے کہ اب ان ۷۶ ہزار خاندانوں کا معیار زندگی بھی ترقی کرے گا۔

— ڈھاکہ ۱۴ جولائی۔ صوبائی حکومت نے جماعت اسلامی پر پابندی اور اس کے دفاتر کو سر بمہر کرنے کا جو حکم دیا تھا ڈھاکہ ہائی کورٹ کے سپیشل بنچ نے اسے کالعدم قرار دے دیا ہے۔ تاہم سپیشل بنچ نے سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ اس کا تعلق قانون کے اہم نکتہ سے ہے بنچ نے اس حکم پر عمل درآمد دو ہفتے تک روکے رکھنے کی بھی اجازت دے دی ہے دو ہفتے کی یہ میعاد اس وقت سے شروع ہو گی جب مدعا الیہ کو فیصلے کی نقل مل جائے گی۔

— کراچی ۱۴ جون۔ اردن کے شاہ حسین ابن طلال الحسین ۲۸ اکتوبر کو پاکستان کے ہفتے کے دورے پر آئیں گے۔ انہیں صدر ایوب خان نے اس دورے کی دعوت دی تھی۔

— لندن ۱۴ جولائی۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں صدر محمد ایوب خان نے افریقہ کے معاملات پر جو ٹھوس تقریر کی ہے اسے تمام افریقی حلقوں نے سراہا ہے۔

سنڈے ٹائمز نے لکھا ہے صدر کی تقریر سن کر یہ محسوس ہوا کہ صدر ایوب افریقہ کے بہت زیادہ قریب ہیں۔

— کراچی ۱۴ جولائی۔ سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان ترکی اور ایران کے سربراہوں کی کانفرنس ۲۰ جولائی کو استنبول میں ہو گی۔

— کراچی ۱۴ جولائی۔ پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر سر مارس جیمز ہفتہ کو لندن روانہ ہو گئے پروگرام کے مطابق وہ ۱۶ جولائی کو واپس کراچی پہنچ رہے ہیں ان کے لندن جانے کی وجہ دفتر دولت مشترکہ سے عام صلاح و مشورہ بتائی جاتی ہے۔

— نئی دہلی۔ وزیر دفاع مسٹر چاون جب ۱۸ اگست کو روس کے دورے پر جائیں گے تو روس سے ایک یا دو آبدوز کشتیاں مانگیں گے۔

— تہران ۱۴ جولائی۔ ایران کے ایک سابق وزیر مدبر حسین اعلیٰ کل یہاں ۸۱ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ کافی عرصہ تک امریکہ میں سفارت کے عہدے پر بھی فائز رہے انہوں نے ایران سے روسی فوجوں کے انخلاء کے معاملہ میں اہم خدمات سرانجام دیں۔

— کوئٹہ ۱۴ جولائی۔ سید فرید اللہ شاہ نے ہفتہ کو مسٹر انور عثمان سے کوئٹہ ڈویژن کے کمشنر کے عہدے کا چارج لیا اس سے پہلے وہ لاہور میں ڈپٹی کمشنر تھے۔

# حیدر آباد ڈویژن کے طوفان زدہ علاقہ میں جماعت احمدیہ حیدر آباد کی قابل قدر امدادی مساعی

## حکومت کو دس ڈاکٹروں اور پچاس رضاکاروں کی پیشکش

### جماعت کے انصار اور خدام نہایت جانفشانی سے ریلیف کا کام کر رہے ہیں

حیدر آباد (بذریعہ ڈاک) پچھلے دنوں حیدر آباد ڈویژن کے مختلف اضلاع میں باد و باراں کا ہولناک طوفان آیا تھا اس کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے مصیبت زدگان کی امداد کا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ریلیف کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے فوری طور پر حکومت کو دس ڈاکٹروں اور پچاس رضاکاروں کی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ ریڈ کراس سوسائٹی کے ساتھ مل کر جماعت کے ان ڈاکٹروں اور والنٹیروں کو ریلیف کا کام سرانجام دینے کا موقع دیا گیا ہے اور وہ بفضل اللہ تعالیٰ بہت محنت اور جانفشانی سے یہ خدمت سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔

جماعت کی طرف سے پیش کردہ ان والنٹیروں میں خدام اور انصار دونوں شریک ہیں۔ انہوں نے اب تک بدین، ٹنڈو باگو، ماتلی، ڈگری، بڈھا، کیرانی اور کڈھن کے علاقوں میں پانی میں گھرے ہوئے طوفان زدہ لوگوں کو اناج کپڑے اور دیگر اشیاء تقسیم کی ہیں۔ اور ان میں ادویہ تقسیم کرنے کے علاوہ تقریباً چھ صد افراد کے ٹیکے لگائے ہیں۔ خدمت خلق کا یہ کام تا حال جاری ہے اور جماعت کے خدام و انصار بڑی ہمت اور رضاکارانہ جذبے کے ساتھ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ حکومت کے متعلقہ افسران نے ان کے کام کو سراہا ہے نیز اخبارات نے بھی انکی ان خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی ۵ جولائی ۱۹۶۴ء کی اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے:۔

"جماعت احمدیہ کی جانب سے بارش زدوں کی امداد"

"حیدر آباد ۳ جولائی (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ نے دس ڈاکٹروں اور پچاس کارکنوں پر مشتمل ایک طبی وفد حیدر آباد اور ٹھٹھہ پار کر کے بارش زدہ علاقے کے دورہ پر روانہ کیا ہے۔ یہ گروپ مختلف جگہوں پر طبی امداد بہم پہنچا رہا ہے"

اسی طرح "انڈس ٹائمز" نے بھی اپنی ۸ جولائی کی اشاعت میں "رضاکاران جماعت احمدیہ" کے زیر عنوان ریلیف کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ حیدر آباد کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ کیا ہے۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم حیدر آباد اور مکرم عبد الغفار صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدر آباد نے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرے اور ہمارے دوستوں کو بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

## درخواست دعا

خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ مسز ارشاد قدیر ہیڈ مسٹریس کے جی سکول ربوہ نے ایک رسولی کا اپریشن کروایا ہے۔ اپریشن تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب طور پر ہو گیا ہے لیکن مریضہ کو کمزوری خاصی ہے۔ قارئین کرام خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بھاوجہ صاحبہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔

خاکسار شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۵۲